کیا سید پر بھی زکوٰۃ فرض ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12803

تاریخ اجراء: 28 رمضان المبارک 1444ھ / 19 اپریل 2023ء

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا سید پر بھی زکوۃ فرض ہے؟ رہنمائی فرمادیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

قرآن وحدیث کی واضح نصوص کے مطابق ہر عاقل و بالغ، آزاد، مسلمان، صاحبِ نصاب پر شرائطِ زکوٰۃ پائی جانے کی صورت میں اپنے مال کی زکوۃ نکالنا فرض ہے۔ بلاشبہ اس حکمِ قرآنی میں سید بھی داخل ہے کیونکہ سید بھی شرعی احکام کا مکلف ہے۔ جس طرح سید پر نماز، روزہ، حج اور دیگر عبادات فرض ہوتی ہیں، اسی طرح مالکِ نصاب سید پر شرائطِ زکوٰۃ پائے جانے کی صورت میں اپنے مال کی زکوٰۃ نکالنا بھی فرض ہے۔ معاذ اللہ! اگر کوئی سید فرض ہونے کے باوجود اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے یا بلاوجہ شرعی زکوۃ کی ادائیگی میں تاخیر کرے تو شرعاً وہ بھی قابلِ گرفت ہوگا۔

البتہ یہ مسئلہ ضرور ذہن نشین رہے کہ سید اور بنوہاشم کو زکوٰۃ لینا حرامِ قطعی ہے جس کی حرمت پر اجماع قائم ہے، لہذا مالکِ نصاب سید یا ہاشمی بھی اپنی زکوٰۃ کسی دوسرے سید یا ہاشمی کو نہیں دے سکتے۔

زکوٰۃ کی فرضیت سے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ" ترجمہ کنزالایمان: "اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو۔" (پارہ 01، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 43)

مذکورہ بالا آیتِ مبارک کی تفسیر میں صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: "اس آیت میں نماز و زکوٰۃ کی فرضیت کا بیان ہے۔" (تفسیر خزائن العرفان، ص 17، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ترمذی شریف کی حدیثِ مبارک ہے: "عن ابن عباس أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث معاذا إلی الیمن فقال لہ إنک تأتي قوما أھل کتاب فادعھم إلی شھادۃ أن لا إلہ إلا اللہ، وأني رسول اللہ، فإن ھم أطاعوا لذلک ۔۔۔ فأعلمھم أن اللہ افترض علیھم صدقۃ في أموالھم تؤخذ من أغنیائھم وترد

علی فقرائھم "یعنی حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے جب حضرت سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو ان سے فرمایا کہ تم اہل کتاب کی ایک جماعت کے پاس جا رہے ہو۔ تم انہیں اس طرف بلانا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ اس معاملے میں اطاعت کریں تو تم انہیں یہ بات بتانا کہ اللہ عزوجل نے ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے۔ جو ان کے مالداروں سے لے کر ان کے فقراء کو دی جائے گی۔ (سنن الترمذي، كتاب الزكاة، حديث 625، ج 03، ص 12، دار إحياء التراث العربي، بيروت، ملتقطاً)

وجوبِ زکوٰۃ کی شرائط سے متعلق کنز الدقائق اور دیگر کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے: "وشرط وجوبها العقل والبلوغ والاسلام والحرية وملك النصاب حولي فارغ عن الدين وحاجته الاصلية نام ولو تقديراً۔ "ترجمہ: "زکوٰۃ واجب ہونے کی شرائط یہ ہیں: عاقل ہونا، بالغ ہونا، مسلمان ہونا، آزاد ہونا، ایک سال تک ایسے نصاب کا مالک ہونا جو قرض اور حاجتِ اصلیہ سے فارغ ہو اور مال کا نامی ہونا اگرچہ نمو تقدیراً ہو۔" (كنز الدقائق، كتاب الزكاة، ص 203، مطبوعہ دار السراج)

سید مالکِ نصاب پر بھی زکوٰۃ فرض ہے۔ جیسا کہ مفتی عبد المنان اعظمی علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ "سید کو مالکِ نصاب ہونے پر زکوٰۃ دینا ہوگا؟" اس کے جواب میں ہے: "**سید کے پاس اگر نصاب کے برابر مال ہو تو اس کو اپنے مال کی زکوٰۃ دینی پڑے گی۔**" (فتاوی بحر العلوم، ج 02، ص 143، شبیر برادرز، لاہور)

مالکِ نصاب سید یا ہاشمی اپنی زکوٰۃ دوسرے سید یا ہاشمی کو نہیں دے سکتا۔ جیسا کہ تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: "(و) لا إلى (بني هاشم) ۔۔۔۔۔ ثم ظاهر المذهب إطلاق المنع "یعنی بنو ہاشم کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں پھر ظاہر مذہب یہی ہے کہ یہ مطلقاً منع ہے۔"

(إطلاق المنع) کے تحت فتاویٰ شامی میں ہے: "يعني سواء في ذلك كل الأزمان وسواء في ذلك دفع بعضهم لبعض ودفع غيرهم لهم۔ "ترجمہ: "یعنی یہ حکم تمام زمانوں کے لیے برابر ہے، اب خواہ صاحبِ نصاب ہاشمی اپنی زکوٰۃ کسی دوسرے ہاشمی کو دے یا ان کے خاندان کے علاوہ کوئی دوسرا فرد اپنی زکوٰۃ انہیں دے (بہر صورت ان کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔)" (رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الزكاة، ج 03، ص 350، مطبوعہ کوئٹہ، ملتقطاً)

فتاوی رضویہ میں ہے: "**زکوٰۃ ساداتِ کرام وسائرِ بنی ہاشم پر حرامِ قطعی ہے** جس کی حرمت پر ہمارے ائمہ ثلٰثہ بلکہ ائمہ مذاہبِ اربعہ رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین کا اجماع قائم۔" (فتاوی رضویہ، ج 10، ص 99، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

سیدی علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "بیشک زکوٰۃ اور سب صدقات اپنے عزیزوں قریبوں کو دینا افضل اور دوچند اجر کا باعث ہے۔۔۔ مگر یہ اسی صورت میں ہے کہ وُہ صدقہ اس کے قریبوں کو جائز ہو، زکوٰۃ کے لیے شریعتِ مطہرہ نے مصارف معین فرمادیئے ہیں اور جن جن کو دینا جائز ہے صاف بتادیئے۔ **اس کے رشتہ داروں میں وُہ لوگ جنھیں دینے سے ممانعت ہے ہرگز استحقاق نہیں رکھتے، نہ اُن کے دیئے زکوٰۃ ادا ہو جیسے** اپنے غنی بھائی یا فقیر بیٹے کو دینا، **یونہی اپنا قریب ہاشمی کہ شریعت مطہرہ نے بنی ہاشم کو صراحۃً مستثنیٰ فرمالیا ہے** اور بیشک نصوص مطلق ہیں۔" (فتاوی رضویہ، ج10، ص288-287، رضا فاؤنڈیشن، لاہور، ملتقطاً)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net